تبصرہ نگار
ملک عبدالرشید عراقی

مطالعہ کی میزِ پر

تبصرہ کتب

نام کتاب دبستان حدیث

مصنف؛ مولانا محمد اسحاق بھٹی

صفحات؛ ۶۷۳

ناشر؛ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

''دبستانِ حدیث'' مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کی تازہ تصنیف ہے۔ جو بڑے سائز کے ۶۷۳ صفحات میں مکتبہ قدسیہ اردو بازار لاہور نے شائع کی ہے۔ اس میں (۶۰) علماء اہلِ حدیث (مرحومین وموجودین) کے حالات زندگی اوران کی حدیثی وعلمی خدمات پرروشنی ڈالی گئی ہے۔

سب سے پہلے شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت محدث دہلوی کے گیارہ تلامذہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد دیگر ۲۴ موجودین علمائے حدیث کے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اس وقت حیات ہیں اور خدمت حدیث میں مصروف ہیں۔ (ان میں شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز ۱۳ دسمبر ۲۰۰۸ءکو رحلت فرما گئے ہیں)

تذکرہ نویسی اور سوانح نگاری کے میدان میں علمائے اہل حدیث میں مولانا سید نواب

صدیق حسن خاں، مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی، مولانا عبدالمجید سوہدروی اور مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہم اللہ اجمعین بلند مرتبہ و مقام کے حامل تھے۔ان علماء کی سوانح سے متعلق تصانیف بڑی مستند تسلیم کی جاتی ہیں اور اہل علم و قلم میں ان کو خاصی شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔

موجودہ دور میں پاکستان میں سلفی مکتبہ فکر کی حامل شخصیت مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کو امتیازی مقام حاصل ہے، جو اپنے منفرد اسلوب اور شگفتہ بیانی کے لئے علمی حلقوں میں کافی مقبول ہیں۔ان کی تحریروں میں گہرائی بھی ہے اور فکری صلاحیت بھی۔حافظہ اتنا قوی اور قلم اتنا سیال ہے کہ معلومات کا دریا موجیں مار رہا ہوتا ہے اور شخصیت اپنے پورے وجود کے ساتھ چلتی پھرتی محسوس ہوتی ہے۔

فقہائے ہند، نقوش عظمت رفتہ، بزم ارجمنداں، کاروانِ سلف، قافلہ حدیث، تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، سوانح صوفی عبداللہ، میاں فضل حق، قصوری خاندان، ارمغانِ حنیف، میاں عبدالعزیز مالواڈہ اور ہفت اقلیم وغیرہ کو اردو کے سوانحی ادب میں گرانقدر اضافہ کہا جاسکتا ہے۔

دبستان حدیث اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع اور عمدہ کتاب ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس کتاب کی تصنیف میں مولانا بھٹی صاحب نے بڑی محنت کی ہے اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔لیکن میرے خیال میں اس کتاب کی تسوید اس طرح ہونی چاہئے تھی۔

ا)...... کتاب کے آغاز میں حدیث نبوی پر ایک جامع مقدمہ ہونا چاہئے تھا جس میں حجیت حدیث، تدوین حدیث، کتابت حدیث، منکرین حدیث کے اعتراضات کا جواب، جامعین

حدیث کا تذکرہ اور محدثین کی خدمات پر مختصر اور جامع تبصرہ ہونا چاہئے تھا۔

۲)...... حضرت میاں صاحب سید محمد نذیر حسین دہلوی کے گیارہ تلامذہ کا تذکرہ ناکافی ہے۔ اس میں آپ کے مزید تلامذہ کو شامل کرنا چاہئے تھا۔ مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری مولانا محمد حسین بٹالوی' مولانا سید احمد حسن دہلوی' مولانا عبدالتواب ملتانی' مولانا سید عبدالاول غزنوی' مولانا عبدالغفور غزنوی' مولانا بدیع الزمان لکھنوی' مولانا وحید الزمان حیدر آبادی' مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی' مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی' مولانا محمد بن ہاشم موروثی' شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا' ثناء اللہ امرتسری اور مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہم اللہ اجمعین۔

۳)...... ان تصانیف کا ذکر ہونا چاہئے تھا جو صاحب تذکرہ نے حدیث اور متعلقات حدیث پر تصنیف کی ہیں۔

۴)......موجودہ علماء کرام کا تذکرہ علیحدہ جلد میں آنا چاہئے تھا۔

مولانا بھٹی حفظہ اللہ نے سوانحی خاکہ تحریر کرنے کے بعد ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا ہے اور صاحب تذکرہ کی علمی جدوجہد پر بھی روشنی ڈالی ہے اور ان کی تصانیف کا بھی ذکر ہے۔ بعض اصحاب تدریس علمائے کرام کا تذکرہ مختصراً ذکر کیا ہے۔

مولانا بھٹی حفظہ اللہ کی یہ بڑی عمدہ کاوش ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بھٹی صاحب کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے تاکہ وہ مزید دین اسلام' کتاب وسنت اور مسلک اہل حدیث کی خدمت بجالاسکیں۔ (آمین)

☆☆☆☆☆